مقدمہ

حدیثِ رسول ﷺ دین کا دوسرا اہم ماخذ ہے اور اسی وجہ سے قرآن مجید کے بعد اس فن کی جانچ پرکھ کے لیے امت کے بہترین افراد نے اپنی زندگیاں کھپائیں، اور عہدِ رسالت مآب ﷺ ہی میں اس فن کی کتابت کی روش وجود میں آ گئی تھی اور بعد میں حدیث کے عظیم الشان مجموعے وجود میں آئے، اسلام کی تاریخ کی ابتدائی صدیاں شاہد ہیں کہ مسلمانوں نے دنیا کے سامنے صحیح مجموعے پیش کرنے کے لیے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا، مثلاً صحیح البخاری، صحیح مسلم، جامع الترمذی، سنن ابی داؤد، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ اور پھر اسی علم کی وجہ سے کئی دوسرے علوم وجود میں آئے اور مسلمانوں کو یہ فخر حاصل ہے کہ انہوں نے علم اسماء الرجال کی داغ بیل ڈالی، جس سے دیگر مذاہب اور تہذیبیں محروم ہیں، ان سب مجموعوں کی بنیادی خصوصیت یہ ہے کہ ہر مجموعہ کسی نہ کسی پہلو سے انفرادیت لیے ہوئے ہے اور جامع الترمذی کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اس میں امام ترمذیؒ نے نسائی اور ابوداؤد کے طریقوں کو جمع کیا ان کا مقصدِ تالیف ہر فقہ کے مستدل کو جداگانہ باب میں ذکر کرنا ہے، لیکن وہ ایک موضوع کی احادیث کا استیعاب نہیں کرتے، بلکہ ہر باب میں عموماً صرف ایک حدیث لاتے ہیں اور حدیث بھی حتی الامکان وہ منتخب کرتے ہیں جس کی دوسرے ائمہ نے تخریج نہیں کی اور اس موضوع کی باقی احادیث کی طرف وفی الباب عن فلان وفلان کہہ کر اشارہ کر دیتے ہیں اور وہ امام نسائی کی طرح اسناد کی علتوں پر بھی تنبیہ کرتے ہیں اس کے علاوہ وہ مذاہبِ فقہ صراحت سے بیان کرتے ہیں۔ اور اپنی جامع میں صرف انہی روایات کا انتخاب کیا ہے جو کسی نہ کسی امام کی معمول بہ ہیں۔ اور اس انتخاب کے عمل میں امام ترمذیؒ چوتھے اور پانچویں طبقات کے راویوں کی روایات بھی لے لیتے ہیں اور یہی بنیادی نوعیت کی خصوصیات جامع الترمذی کو دیگر کتبِ حدیث سے ممتاز کرتی ہیں۔

امام ترمذیؒ نے ابواب کے ذیل میں جو عنوانات قائم (تراجم) قائم کیے ہیں اور ان کے ذیل میں جو روایات لائے ہیں وہ عام طور پر کسی نہ کسی مذہب کی مؤید روایات ہیں العرف الشذی میں لکھا ہے کہ امام ترمذیؒ کی عادت ہے کہ عام طور پر دو طرح کے تراجم قائم کرتے ہیں، ایک ترجمہ سے اہل حجاز جس میں عام طور پر شافعی مراد ہوتے ہیں ان کے مسلک کی تائید مقصود ہوتی ہے اور دوسرے ترجمہ سے اہل عراق جس میں عام طور پر امام ابوحنیفہؒ مراد ہوتے ہیں، اس سے ان کے مسلک کی تائید فرماتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تمام مذاہب کے ائمہ نے اس کتاب کی روایات کو لیا ہے یا ان کی تاویل کی ہے۔

یہی وجوہات ہیں جن کی بناء پر جامع الترمذی کے فنی وفقہی پہلو پر کام کرنے کے لیے اس کتاب کا انتخاب کیا گیا ہے اور اس کتاب کے عنوان کتاب الصلاۃ کے انتخاب کی بنیادی وجوہات ذیل میں بیان کی جا رہی ہیں۔ نماز دین اسلام میں ستون کی حیثیت رکھتی ہے اور یہ نماز امت کو قولی وعملی تواتر سے منتقل ہوئی ہے اور بعد میں اس کے کچھ طریقوں میں اختلاف واقع ہو گیا اور وہ اختلاف اس نوعیت کا نہیں کہ دوسرے شخص پر

گمراہی، جہالت یا لاعلمی کے فتویٰ جڑ دیے جائیں۔

مقالہ کے موضوع کے انتخاب میں حدیث سے قلبی لگاؤ کے علاوہ چند دیگر عوامل نے مہمیز کا کام کیا۔

(۱) جامع الترمذی کی شرح وتشریح کا سارا کام عربی زبان میں ہے جس سے اردو خواں طبقہ استفادہ نہیں کر سکتا

(۲) اس کتاب کا شمار صحاحِ ستہ میں ہوتا ہے اور اس میں درج روایات مسئلے کے دونوں پہلوؤں کو سامنے لاتی ہیں

(۳) متروک مذاہب کی آراء بھی سامنے آجاتی ہیں اور اس سے وسعت کا پتہ چلتا ہے

اور اس کتاب کی اہمیت وافادیت کے پیش نظر پاکستانی جامعات میں ایم فل اور پی ایچ ڈی سطح پر ذیل میں دیا گیا کام ہوا ہے۔

ڈاکٹریٹ کی سطح پر:

(۱) ڈاکٹر حبیب اللہ مختار نے جامع الترمذی کے باب کتاب الطھارۃ پر جامعہ کراچی کے لیے پی۔ایچ۔ڈی کا مقالہ لکھا

ایم۔فل کی سطح پر:

(۲) یاسمین چاندنی نے سنن ترمذی کی روشنی میں سیرت طیبہ کا جائزہ کے موضوع پر بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی ملتان کے لیے ایم فل کا مقالہ لکھا

اور امام ترمذیؒ کے تعارفی پہلو پر بین الاقوامی سطح پر جیمز رابسن نے لکھا ہے

درج بالا عنوانات سے معلوم ہوتا ہے کہ کتاب الصلاۃ کے موضوع پر جامعات میں اعلیٰ ترین سطح پر کوئی کام نہیں ہوا تھا، ضرورت اس امر کی شدت سے محسوس کی گئی کہ نماز جو دین کا اہم ترین جزو ہے، اس میں اختلاف کی نوعیت کیا ہے، ائمہ کا طرزِ استدلال کیا ہے اور کام کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ ہر گروہ قرآن وحدیث سے مسائل اخذ کرتا ہے اور فہم اور حکم کے اخذ کرنے میں اختلاف واقع ہوا ہے اور اب ضروری نہیں کہ کسی اور طرز پر سوچنے والے مسلمان کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیا جائے

(۱) مقالہ ایک مقدمہ، تین ابواب اور نتائج پر مشتمل ہے

(۲) بیانیہ طریقہ تحقیق اختیار کیا گیا ہے

(۳) مصادر ومراجع کا حوالہ حاشیہ میں دیا گیا ہے

(۴) ماخذ کا حوالہ پہلی بار دیتے وقت مصنف کا معروف نام، اصل نام، کتاب کا نام، مقامِ اشاعت، تاریخ اشاعت، جلد اور صفحہ نمبر درج کیا گیا ہے

(۵) ایک ماخذ کا دوسری مرتبہ حوالہ دیتے وقت کتاب کا نام، جلد اور صفحہ نمبر درج کیا گیا ہے

(۶) مقالہ کے آخر میں خلاصہ بحث اور نتائج مقالہ تحریر کیے گئے ہیں۔